حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بچوں کو ہدایات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

MTA والوں نے ایک CD بنائی ہوئی ہے (One Leader-One Community)، وہ وقف نو کو بھی دکھانی چاہئے تا کہ ان کو اس لحاظ سے بھی پتہ چلے۔ اس قسم کے Topics اس زبان میں زیادہ ہونے چاہئے جس میں ان کو سمجھ آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وقف نو میں سے نظم پڑھنے والے لڑکے کافی مل جائیں گے۔ آپ لوگ صرف سمجھتے ہیں کہ جلسہ پہ چالیس سال سے اوپر ہو تو نظم پڑھ سکتا ہے اور کوئی نہیں پڑھ سکتا۔ یوکے اور جرمنی کے جلسہ میں، مَیں نے ہی کچھ لڑکے اپنی طرف سے چنے ہوئے ہیں، نہیں تو اگر انتظامیہ پہ چھوڑتا تو پھر وہی بوڑھوں نے ہی آنا تھا۔

واقفین نَو کے ساتھ مجلس سوال و جواب

✿......اس کے بعد **ایک واقف نو نے سوال کیا کہ ایک سنّی مسلم لڑکی تھی میری کلاس میں، اس نے کہا کہ عورتیں ایسے (ہاتھ) باندھ کر نماز پڑھتی ہیں، لیکن احمدی عورتیں ایسے کر کے کیوں پڑھتی ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ باندھنے سے متعلق جو مختلف روایتیں پہنچی ہیں اس کے مطابق بعض ذرا سا اوپر کر کے ہاتھ باندھتے ہیں، بعض درمیان میں باندھتے ہیں اور بعض بالکل نیچے لا کر ہاتھ باندھتے ہیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ جس طریق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوام رہا ہے اور آپ نے اس پر زیادہ عمل کیا ہے وہ ہم نے اختیار کیا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسی طرح پڑھا کرتے تھے، پھر اشارہ سے بتایا کہ اس جگہ یہاں ہاتھ رکھتے تھے اور اس طرح انگلیاں۔ لیکن جو ذرا اوپر رکھتے ہیں یا بالکل نیچے لا کر پڑھتے ہیں وہ بھی غلط نہیں ہیں۔ جو مالکی فرقہ کے لوگ ہیں، افریقہ میں امام مالک رحمہ اللہ کے ماننے والے بہت زیادہ ہیں، وہ ہاتھ نہیں باندھتے، وہ ہاتھ چھوڑ کے نماز پڑھتے ہیں۔ اذان بھی دیتے ہیں تو کانوں میں انگلیاں نہیں ڈالتے۔ تم جا کے دیکھو افریقہ میں بہت ساری جگہوں پر، اذان دے رہے ہوں گے تو دیوار کے ساتھ ایک آدمی کھڑا ہوگا، اس نے ہاتھ نیچے رکھے ہوں گے اور اذان دے رہا ہوگا۔ تو وہ اس لئے کہ حضرت امام مالک پر جو ظلم ہوئے تھے ان کی تکلیف کی وجہ سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ہاتھ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ جب وہ نہیں اٹھا سکتے تھے تو ان کے ماننے والے سمجھے کہ شائد یہی اب شریعت بن گئی ہے۔ لیکن بہرحال ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ کس طرح ہاتھ باندھے، اس کے مطابق ہم پڑھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس طرح ہمیں بتایا کہ اس طرح ہونا چاہئے۔ عموماً تو سنّی بھی اس طرح باندھتے ہیں، عورتیں عموماً میں نے دیکھا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ اوپر کر لیتی ہیں۔

✿......**ایک واقف نو نے سوال کیا کہ سارے ریلیجنز کہتے ہیں کہ ہم صحیح ہیں۔ سنّی کہتے ہیں کہ ہم صحیح ہیں۔ ہم احمدی بھی کہتے ہیں کہ ہم صحیح راستہ پر جارہے ہیں۔ ہمیں کیسے پتہ چلے گا کونسا صحیح ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ میری امت میں بہت سارے فرقے بن جائیں گے، بہت سارے Sects ہو جائیں گی اور یہ بھی فرمایا تھا کہ اس زمانہ میں مسیح موعود اور مہدی موعود کا ظہور ہوگا۔ وہ ظاہر ہوں گے۔ وہ ایک جماعت بنائیں گے اور تم ان کو میرا اسلام کہنا، ان کی جماعت میں شامل ہو جانا اور یہ بھی فرمایا کہ تمہیں اگر مشکل ترین راستے ہوں، برف کے Glaciers پر چل کر جانا پڑے تو جانا اور میرا اسلام کہنا۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح موعود و مہدی موعود وہ شخص ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آئے اور اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تہتر (73) فرقے ہوں گے، جن میں سے صرف ایک صحیح ہوگا، باقی سب غلط ہوں گے۔ ایک صحیح ہوگا جو صحیح راستہ دکھائے گا جو ہر فرقہ کو کہے گا کہ اس کے ساتھ شامل ہو۔

جماعت احمدیہ میں اب تم دیکھ رہے ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو ماننے والے ہیں وہ سنّیوں میں سے بھی آئے اور شیعوں میں سے بھی آئے۔ اب سنّیوں اور شیعوں کے بھی آگے کئی فرقے بنے ہوئے ہیں۔ ہر ایک کے تیس تیس سے اوپر فرقے بنے ہوئے ہیں۔ اسی طرح عیسائیوں سے بھی تبلیغ کے نتیجہ میں لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں، ہندوؤں میں سے بھی شامل ہو رہے ہیں۔

پھر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود آئے گا اور اس کے بعد خلافت قائم ہوگی۔ اب دنیا میں جو دوسرے فرقے ہیں، کسی کے پاس ایک لیڈر نہیں، خلافت نہیں اور سنّی اپنا فرقہ چھوڑ کر شیعہ فرقہ میں داخل نہیں ہوتے۔ تمہیں نظر نہیں آئیں گے، کوئی اکا دکا شائد ہو یا شیعہ کسی خوف کے مارے سنّی بن جائے تو بن جائے ورنہ ایسا نہیں ہے۔ جماعت میں جب شامل ہوتے ہیں تو سارے فرقوں کے شامل ہوتے ہیں اور یہی فرقہ ایسا ہے جو سچا ہے، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید بھی ہے۔ پھر جماعت بڑھ بھی رہی ہے۔ ہر روز بڑھ رہی ہے! اس سے ثابت ہوا کہ جماعت سچی ہے۔

اگر جماعت جھوٹی ہوتی، اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی مدد ساتھ نہ ہوتی، تو یہ ختم ہو چکی ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی فرمایا کہ اگر میں نے اپنے پاس سے کچھ بنایا ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔ اس کا روز بروز بڑھنا، پھیلنا، ترقی کرنا اور Organized طریقے سے کام کرنا، دنیا میں پھیل جانا، 200 سے زیادہ ملکوں میں جماعت پھیل گئی، یہ باتیں بتاتی ہیں کہ ہم سچے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی یہ الہام ہوا تھا کہ تمام مسلمان فرقوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کر لو اور ایک امت واحدہ بنالو۔ اس لحاظ سے ہم کام کر رہے ہیں۔ اَوروں کے پاس تو کوئی لیڈر نہیں ہے اور نہ اس طرح کوئی تبلیغ کر رہا ہے، قرآن کریم کی تعلیم نہیں پھیلا رہا اور قرآن کریم کے تراجم نہیں پھیلا رہا۔ صرف جماعت احمدیہ ہے جس نے قرآن کریم کے تراجم کر کے دنیا کے ملکوں میں پھیلا دیئے ہیں۔ حدیثوں کے تراجم کر کے پھیلا دیئے۔ تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ مساجد بنا رہے ہیں۔ سنّیوں میں، شیعوں میں کونسا فرقہ ہے جو اتنے Large Scale پر کام کر رہا ہے؟ کوئی نہیں کر رہا۔

✿......**ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ میرا ایک بنگلہ دیش کا دوست کہتا ہے کہ پاکستان کچھ نہیں ہے اور بنگلہ دیش سب سے اچھا ہے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ کہتے ہیں بنگلہ دیش اچھا ہے۔ وہ بنگالی ہیں۔ ان کا ملک ہے تو ان کو اچھا ہی لگے گا۔ تم پاکستان سے آئے ہو۔ تم کہو مجھے پاکستان اچھا لگتا ہے۔ اپنا اپنا ملک ہر ایک کو اچھا لگنا چاہئے۔ وہ کہتا ہے بنگلہ دیش اچھا ہے تو اس کو بنگلہ دیش اچھا لگنا چاہئے کیونکہ اپنے وطن سے محبت ہونی چاہئے۔ تم پاکستان سے آئے ہو، اگر پاکستان تمہارا وطن ہے تو تمہیں اس سے محبت ہونی چاہئے۔ تم کہو پاکستان اچھا ہے۔ لڑنے کی ضرورت نہیں۔ کہو کہ تمہارے لئے وہ اچھا ہے، میرے لئے یہ اچھا ہے۔ بغیر لڑے فیصلہ ہو جائے گا۔

✿......**ایک بچے نے سوال کیا کہ آپ جب حضور بنے تھے تو آپ کو کیسے لگا تھا؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انتخاب کے بعد MTA نے جو دکھایا تھا وہ دوبارہ دیکھ لینا تو پتہ لگ جائے گا کہ کیسے لگا تھا۔

✿......**ایک واقف نو نے سوال کیا کہ آپ نے Different World Leaders کو جو Letters بھیجے تھے، جس طرح پوپ کو، باراک اوباما کو، تو ان کا کوئی آپ کو جواب واپس آیا؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہی تو ابھی تک مسئلہ ہے۔ ابھی کسی نے بھی جواب نہیں دیا اور مجھے کسی سے جواب کی امید بھی نہیں تھی گو کہ ان کے ہاتھ میں پہنچ گئے ہیں۔ لیکن اب میرا یہ خیال تھا کہ یہاں کے جو کینیڈین Prime Minister صاحب ہیں، یہ تعلق رکھتے ہیں تو یہ ضرور جواب دے دیں گے۔ لیکن انہوں نے بھی ابھی تک تو نہیں دیا۔ لیکن کہتے ہیں کہ میں چند دن تک دے دوں گا۔ کہتے ہیں بڑا مشکل خط تھا۔ میرے لئے اس کا جواب دینا بڑا مشکل ہے۔ میں سوچ سمجھ کے جواب دوں گا۔ یہی باراک اوباما کے طرف سے جواب آیا تھا۔ جب میں امریکہ گیا ہوں تو وہاں فنکشن میں White House کا ایک نمائندہ آیا تھا، میں نے کوئی بات نہیں کی۔ اس نے خود مجھے کہا تھا کہ President صاحب جواب دینے کے لئے سوچ رہے ہیں۔ ایک دو ہفتہ تک دے دیں گے۔ اب کیا دیتے ہیں یا نہیں دیتے یا اس کا سیاسی جواب تھا، کیونکہ مجھے تو ان کے جواب سے کوئی دلچسپی نہیں۔ صرف یہی ہے کہ اگر توجہ پیدا ہو جائے تو ٹھیک ہے۔ تو اس نے بھی مجھے یہ کہا کہ وہ ایک دو ہفتہ تک جواب دے دیں گے۔ وہ بھی سوچ رہے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا کہ سوال اتنے مشکل اٹھائے ہوئے ہیں کہ ہمیں جواب دینا مشکل لگ رہا ہے۔ لیکن بہرحال یہاں کینیڈا کے Prime Minister صاحب بھی کہتے ہیں کہ میں بھی جلدی جواب دے دوں گا۔ ابھی تک تو کسی کا نہیں آیا۔

✿......**ایک واقف نو نے سوال کیا کہ آپ صرف اس صورت میں شہید بنتے ہیں جب آپ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں یا دوسرا طریقہ بھی ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ کی راہ میں قربان ہونے والا بھی شہید ہے اور ہر شخص جو اس خواہش کے ساتھ کام کرتا ہے کہ جو بھی ہو، اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی دینی پڑے تو میں دوں گا تو وہ بھی اللہ کی راہ میں جان دے کر شہادت کا رتبہ پا لیتا ہے۔ شہید وہ بھی ہے جو نبی کی جماعت کی خاطر قربانی کرے اور سچی گواہی دے۔ خدا تعالیٰ کی باتوں پر یقین رکھنے والا ہو اور اپنے عمل سے بھی ہر بات کا گواہ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ نے شہادت کے مختلف رتبے رکھے ہوئے ہیں۔ باقی اللہ تعالیٰ، اگر کوئی شہادت کی خواہش رکھنے والا ہو تو اس کو بھی یہ مقام دے سکتا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے اپنے مال کی خاطر قربانی کرنے والا بھی شہید ہو جاتا ہے۔ اپنی جائیداد کی حفاظت کرنے والا بھی شہید ہے۔ بعض حادثات میں مرنے والا بھی شہید ہے۔ تو شہید کی مختلف Categories ہیں۔ مختلف درجات ہیں۔

✿......**ایک بچے نے سوال کیا کہ جب خانہ کعبہ بنا تھا تو اس کے اندر وہ جو Rock ہے اس کا کوئی مطلب ہے یا نہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کا مطلب حجر اسود سے ہے؟ حجر اسود ایک کالا پتھر ہے۔ اس کی اہمیت پرانے زمانہ سے چلی آرہی ہے۔ اس کو Sacred سمجھا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے باقی پتھر بھی آسمان سے گرے ہوں۔ جو Meteors گرتے ہیں ان پتھروں سے نکلا ہوگا۔ بہرحال وہ کہتے ہیں کہ کوئی Meteor گرا تھا اور یہ پتھر اس کا ٹکڑا تھا۔ یہ اس کی اہمیت ہے۔ عربوں میں پرانے زمانہ سے اس کی ایک خصوصیت چلی آرہی ہے۔ اسی لئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر ہوئی تو اس وقت سارے قبیلوں کا جھگڑا پیدا ہو گیا کہ کون اس کو اس کے کونے پر، اس کی جگہ پر لگائے گا۔ تو سارے لیڈرز نے فیصلہ کیا کہ جو شخص ہمیں صبح پہلے آتا ہوا نظر آئے گا۔ اس سے ہم یہ پتھر لگوا لیں گے تا کہ لڑائی نہ ہو۔ تو صبح دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرہے تھے۔ انہوں نے کہا یہ سب سے زیادہ صادق اور امین شخص ہے۔ ان سے لگوائیں گے۔ سچے بھی ہیں، امانتدار بھی ہیں اور ہم سے سب سے زیادہ نیک بھی ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ ایک چادر بچھائی جائے اور اس کے اوپر وہ پتھر رکھ دیا جائے۔ پھر سارے لیڈروں کو کہا اس کے کونے پکڑ لو اور اس کو اٹھاؤ۔ انہوں نے اٹھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پتھر وہاں Fix کر دیا۔ تو اس کی اس لحاظ سے ایک Value ہے کہ وہ مقدس پتھر سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس میں یہ نہیں ہے کہ اس کا کوئی بہت بڑا مقام بن گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ حج کرتے ہوئے اس پتھر کو ڈنڈا مار دیا تھا اور یہ کہا تھا کہ تمہاری کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اگر مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے، پیار کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو مَیں تمہیں کبھی پیار نہ کرتا۔ یعنی میرے نزدیک تمہاری ذاتی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ تو کسی چیز کو شرک نہیں بنانا چاہئے۔ اللہ کا گھر ہے، خانہ کعبہ ہے۔ وہ تو بہرحال ہے اور اسی وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اہمیت دی ہے۔ اس لئے اس کی اہمیت ہے۔ تو حضرت عمرؓ نے اپنے ماننے والوں کو یہ سمجھانے کے لئے، امت کو بتانے کے لئے یہ کہہ دیا تھا کہ جب میں تمہیں پیار کر رہا ہوں یا بوسا دے رہا ہوں تو وہ اس وجہ سے ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم نے اس سنت پر اس لئے عمل کرنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا۔ تو اس طرح اس کی اہمیت ہو گئی اور اب تو اس کی اہمیت بہت زیادہ ہو گئی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی تبرک بن گیا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی اور کپڑے برکت والے ہو سکتے ہیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چیز تو بہت برکت والی ہے، سب سے زیادہ برکت والی ہے۔

واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ کلاس ساڑھے سات بجے اختتام کو پہنچی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔